بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۱۸ اخاء ۱۳۴۲ھش ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ۔ احباب جماعت توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ لیکن تاحال بستر سے اٹھ نہیں سکیں۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و ترحم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

آؤ بھائیو اپنے ایمانوں کو تازہ کریں

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جیسا کہ سب خدام کو معلوم ہے ہمارا مرکزی اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۵۔۲۶۔۲۷ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہو رہا ہے اجتماع میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ قائدین مجالس اور خدام کو چاہیئے کہ اجتماع میں شرکت کے لئے پورے زور سے تیاریاں شروع کر دیں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

ہمارا یہ اجتماع ایمان اخلاص محبت اور اخوت کے پاک ماحول میں چند دن گزارنے اور اپنے دلوں سے دنیاداری کے زنگ دور کر کے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت اور دین کی ہمدردی پیدا کرنے کا ایک زرین موقعہ ہے۔ جسے کسی صورت میں ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔

- اس اجتماع میں احمدی نوجوانوں کے دل میں خدا کی محبت اور اس کی عبادت کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- خدمت دین اور نوجوانوں کی اصلاح کی عملی تجاویز زیر غور ہوتی ہیں
- نوجوانوں کی روحانی۔ علمی۔ ذہنی اور جسمانی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں
- خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے اور عملی طور پر خدمت خلق بجا لانے کے ذرائع زیر غور آتے ہیں۔
- اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس لئے خدام کو چاہیئے کہ وہ خدا کا نام لے کر اس کے ذکر کو بلند کرنے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کی نیت سے دنیاوی کاموں کا نقصان کر کے بھی اس بابرکت اجتماع میں جوق در جوق شرکت کے لئے حاضر ہوں۔

نیک کاموں کے کرنے اور نیک باتوں کے سننے کا موقعہ حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ ہماری کونسی نیکی اللہ کی نظر میں مقبول ہوگی۔ سو آؤ بھائیو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہماری ان کوششوں میں برکت ڈالے مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دوسرے احمدی احباب اور بزرگوں کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔

والسلام

مرزا رفیع احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم ۲ و ۳ نومبر میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ کا اپریشن بفضلہ کامیاب رہا

احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں

لاہور ۱۷ اکتوبر صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا کل میو ہسپتال لاہور میں گردہ کا اپریشن ہوا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ شام کے قریب ہوش آ گیا۔ اپریشن کے اثرات چل رہے ہیں۔ زخم میں درد اور کمزوری کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اکتوبر ۶۳ء

اسلامی طریقِ کار اور لادینی طریقِ کار میں فرق

ہفت روزہ المنبر کے فاضل مدیر نے جو اکثر جماعت احمدیہ کے خلاف خواہ مخواہ المنبر کے صفحات سیاہ کر کے اپنا اعمال نامہ بھی سیاہ کرتے رہتے ہیں المنبر کی اشاعت مورخہ ۱۲/۱۰/۶۳ میں "محروم منزل مسافر" کے زیر عنوان ایک بصیرت افروز مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ آپ اس میں پاکستان کی خارجی سیاست کے متعلق اظہار خیال کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہمارا حال یہ ہے کہ نہ سیاسی میدان میں آج کوئی شخصیت مرحوم بانی پاکستان اور لیاقت علی خاں مرحوم کی طرح مرکزی حیثیت کی حامل ہے اور نہ ہی مذہبی محاذ پر کوئی شبیر احمد عثمانیؒ اور سید سلیمان ندویؒ موجود ہے —— سیاسی لیڈر وہ ہیں جو دل کی بات زبان پر لانے کی ہمت نہیں رکھتے جو قصرِ اقتدار تک پہنچنے کے لئے سب کچھ — یعنی اپنی ذات اور اپنے مفاد کے سوا سب کچھ، ذاتی عقیدہ، قوم اور حد یہ ہے کہ ملک سب کچھ —— داؤں پر لگانے کے لئے تیار ہیں اور جو لوگ مذہب کے نام پر اجتماعی زندگی میں دخیل ہیں وہ سیاسی اور جماعتی مصلحتوں اور وقتی تقاضوں میں اس قدر گم ہیں کہ دین کے اہم ترین معاملات اور امت کے انتہائی ضروری مسائل کو یکسر نظر انداز کر کے مصروفِ سفر ہیں۔" (المنبر ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء صفحہ اول)

اس کے بعد چند سطریں لکھ کر آپ رقمطراز ہیں:۔

"یہاں پہنچ کر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ ہمارے سیاسی عناصر اور اجتماعی میدان میں مذہبی نمائندگان کے دعویدار یہ سب کے سب کیوں ایسے اعمال و مشاغل میں منہمک ہیں جو ہمیں سربلند کرنے کے بجائے پستی کی جانب لڑھکائے جا رہے ہیں؟

اس سوال کا وہ جواب جسے ہم درست سمجھتے ہیں یہ ہے کہ آج ہمارے ہاں تمام تر حرکت و عمل صحیح منزل کے تصور سے محروم ہے، اس وقت جتنی بھی جماعتیں سیاست اور دینی سیاست کے نام پر مصروف کار ہیں ان سب کی منزل اقتدار کا حصول ہے۔ کوئی اس منزل پر خالصتہً ذاتی مفاد کے لئے پہنچنے کے لئے بے تاب ہے، کسی کی نیت اس اقتدار کے ذریعہ اپنے گروہ اور جماعت کی سربلندی ہے اور کسی کا مقصد یہ ہے کہ اپنی انفرادیت کا لوہا اقتدار کے لٹھ کے ذریعہ دوست دشمن سب سے منوائے — رہا یہ کہ اقتدار ہماری آئیڈیالوجی — اسلام — کی سربلندی کا ذریعہ ہو، تو جو لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں انہیں بھی جان لینا چاہیئے کہ اسلام جو سب سے پہلے اقلیم دل کو مسخر کر کے اپنی حکمرانی قائم کیا کرتا ہے وہ آج تک دنیا کے ایک چپے پر بھی اقتدار کے ذریعہ قائم و نافذ نہیں ہوا وہ جب بھی کہیں قائم ہوا ہے، اس نے قلوب و اذہان کو فتح کیا ہے، جسموں کو مطیع بنایا ہے، انسان کا رشتہ رب اسلام سے جوڑا ہے اور جب کہیں ایسا ماحول پیدا ہوا ہے کہ انسان عسر و یسر، آسانی و تنگی، انفرادی و اجتماعی ہر حالت میں اسلام کے سوا کسی تصور و عقیدہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اور اسلام کی اطاعت کے لئے ان کا جذبہ انہیں ایثار و قربانی کے دشوار گذار راستوں پر کشاں کشاں لے چل رہا ہو، اس ماحول میں اسلام پھلتا، پھولتا ہے اور بالآخر فطری نتیجہ کے طور پر وہاں کا اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں آجاتا ہے جو رب اسلام کی رضا کے لئے مرنے اور جینے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کے قلوب ذاتی اور جماعتی اقتدار کی خواہش سے اسی طرح پاک و صاف ہوتے ہیں جس طرح ان کے معتقدات و افکار ابلیسی تخیلات و وساوس سے پاک ہوتے ہیں اور یہ خدائے علیم بذات الصدور کو گواہ بنا کر کہہ سکتے ہیں کہ تیری ذات کی قسم کبھی بھی ہمارے دلوں میں اقتدار حاصل کرنے کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہوا — اسلام جب قائم ہوا اسی طرح کے باخدا اور اقتدار سے بھاگنے والوں کے ذریعہ ہی قائم ہوگا۔ —— رہے وہ لوگ جو اسلام کے نام پر حصول اقتدار کے لئے کوشاں ہیں یا وہ جو اس بھول میں پڑے ہوئے ہیں کہ ان کی جماعتیں اگر اقتدار حاصل کر لیں گی تو اس سے اسلام کی حکمرانی یہاں قائم ہو جائیگی یہ سب کے سب اولاً تو اسلام کے نام پر یہاں انارکی برپا کرتے رہیں گے لیکن اگر کسی کو اقتدار حاصل ہو بھی گیا تو وہ اس کی جماعت کو توشائد چند دنوں کے لئے حکمران بنا دے، اسلام کی حکمرانی کا اس سے قائم ہونا اسی طرح ناممکن ہے جس طرح ببول کے بیج دامن کوہ میں بو کر اس سے کشمیری زعفران کاٹنے کی آرزو کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا ممکن نہیں — اسلام مغربی سیاست کاری سے قائم ہو جائے تو اس کا معنی ہے فطرۃ اللہ کی تبدیلی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً

پاکستان بلاشبہ اس وقت اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے اور یہاں جتنی اجتماعی جد و جہد ہو رہی ہے وہ بجائے اتحاد و یک جہتی کے انتشار و اضطراب پر منتج ہو رہی ہے اس کی حقیقی وجہ یہی ہے کہ اس قوم کی اکثریت اور اس کے سربراہ کار اس منزل کے تصور سے محروم ہو چکے ہیں جو منزل اس قوم کی جبلت و فطرت سے ہم آہنگ ماحول کا مرکز بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جب تک یہ قوم اس منزل تک پہنچنے کے لئے جد و جہد نہیں کرے گی اس وقت تک اسکے مسائل خواہ اندرونی ہوں یا بیرونی۔ الجھتے چلے جائیں گے —— اور یہ منزل ہے — پارٹیوں اور افراد کے اقتدار کے بجائے اسلام کے اقتدار کو، اس طریق پر عمل پیرا ہو کر قائم کرنا جس سے اولاً اذہان و قلوب کی اقلیم فتح ہو اور اسی کے نتیجے میں افراد کے جسموں اور قوم کے اجتماعی اداروں پر اسلام کا اقتدار قائم ہو —— اگر دنیا میں پنپنے اور آخرت میں سرخ رو ہونے کا جذبہ کسی میں موجود ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو اس منزل کی جانب بڑھنے کی جد و جہد میں صرف کرے۔" (ایضاً)

یہ وہی نقطہ نگاہ ہے جو جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ساڑھے ستر سال سے مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہی ہے اور جس پر جماعت شروع سے لے کر آج تک کاربند چلی آئی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس نے اس لائحہ عمل ہی کی وجہ سے وہ کامیابیاں حاصل کی ہیں جو دوست دشمن سے خراج حاصل کر چکی ہیں۔

یہی وہ اصول ہے جسکی الفضل نے متواتر توضیح کی ہے اور جس کے متعلق مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی ہے۔ اسلئے ہمیں اس مقالہ سے خوشی ہوئی ہے کہ ہماری کوشش رائیگاں نہیں گئی اور اللہ تعالےٰ نے ہمارے نقطۂ نظر کو قبول کرنے کے لئے ان لوگوں میں سے بعض کے دل کھول دیئے ہیں جو صحیح بات کو سمجھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے سال نہیں بلکہ صدیاں عملاً غلط اور غیر اسلامی آئیڈیالوجی کی پیروی میں ضائع کی ہیں! اور زیادہ افسوس اسلئے ہے کہ آج بھی بعض حضرات مسلمانوں کو اسی غلط راستہ کی راہ رہنمائی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس نے اسلام کے دشمنوں کو اسلام کے خلاف یہ اعتراض کرنے کا موقع دیا ہے کہ اسلام تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ میں اسلام کے خلاف سب سے بڑی دستاویز مودودی صاحب کی تصنیف "الجہاد فی الاسلام" ہے۔ مودودی صاحب نے اپنی اس بدقسمت تصنیف میں قرآن کریم کی مقدس آیات کو ایسے معنی پہنانے کی کوشش کی ہے جو قرآن کریم کے سورج ایسے چمکتے ہوئے اصول لا اکراہ فی الدین کو جھٹلا رہے ہیں اور اسلام کو بجائے ایک امن و صلح کے دین کے جبر و اکراہ کے دین کے طور پر پیش کیا ہے جس میں کوئی ذاتی کشش نہیں جو وعظ و نصیحت سے نہیں بلکہ تلوار کی نوک سے دلوں میں اتارا جا سکتا ہے۔

ذیل میں ہم ذرا ایک طویل عبارت مودودی صاحب کی اس تصنیف سے نقل کرتے ہیں:۔

"اگر کوئی اخلاقی مصلح کھڑا ہو اور لوگوں کو حلال و حرام کی تمیز سکھائے، جائز و ناجائز کی حد بندی کرے، مقاصد میں حسن و قبح اور طریقوں میں نیک و بد کا فرق قائم کرے، چوری سے، حرام خوری سے، خون ناحق سے زنا اور فواحش سے روکے، افراد کے لئے حقوق اور فرائض متعین کرے اور ایک مکمل ضابطہ قوانین اخلاق مرتب کر کے رکھ دے، مگر اس قانون کی تنفیذ کے لئے اس کے پاس وعظ و پند اور دلیل و حجت کے سوا کوئی قوت نہ ہو تو کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ جماعت اپنی آزادی پر ان قیود کو بخوشی قبول کر لے گی؟ کیا وہ اس کے مسکت دلائل سے مغلوب ہو کر برضا و رغبت قانون کی پابند بن جائیگی؟ کیا وہ اس کی پردرد نصیحتوں سے اتنی متاثر ہو گی کہ خود بخود ان لذتوں سے کنارہ کش ہو جائے جو اس کو اس بے قیدی کی زندگی میں حاصل ہیں

(باقی صفحہ ۳ پر)

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے تعلق باللہ اور آپ کی شفقت و دلداری کے چند ایمان افروز واقعات

(مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے ۔ قادیان)

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات موجودہ وقت کا ایک عظیم حادثہ ہے جس سے احمدیت اپنے ایک بطل جلیل سے محروم ہو گئی ہے۔ اس صدمہ ناجیہ کو دین حق کا ہر بہی خواہ شدت سے محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ اس خلا کو پر کرنے کے سامان اپنی رحمت و قدرت سے پیدا فرمائے۔ آمین۔

ذیل میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار بالخصوص آپ کے تعلق باللہ توکل علی اللہ آپ کی مخلوق خدا کے ساتھ شفقت اور نہایت بلند روحانی مقام کے بعض واقعات تحریر کرتا ہوں:۔

(۱)

آپ کا دل محبت و خشیت الٰہی سے معمور اور آپ کی روح آستانہ الٰہی پر ہر وقت سربسجود رہتی تھی۔ آپ کے حسن اور وجود خدا کو بھی آپ کی محبت اور وفا کی بہت قدر تھی چھ سات سال کی بات ہے کہ خاکسار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ماہ رمضان کو گذرے ابھی چند دن ہوئے تھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے راز و نیاز کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دفعہ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کے احسانات بے پایاں اور اس کی رأفت و رحمت پر نظر کرتے ہوئے اسی کی جناب میں عرض کیا کہ اے خدا! تو میرے روزوں کو قبول فرما اور میرا جو روزہ مقبول ہو جائے اس کی قبولیت کا ایک ظاہری نشان ظاہر فرما۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس درخواست کو منظور فرماتے ہوئے میرے تمام روزوں کو قبول فرمایا میری خواہش کے عین مطابق ان کی قبولیت کا نشان ظاہر فرمایا۔

اس واقعہ سے اس خاص تعلق اور قرب کا پتہ چلتا ہے جو آپ کو اپنے محبوب خدا سے تھا۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کو صائب رائے اور دین و دنیا کے اہم معاملات کو سمجھنے اور سلجھانے کی نمایاں قوت عطا فرمائی تھی لیکن آپ میں یہ نمایاں وصف تھا کہ جب آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کا علم ہو جاتا تو اس کے مقابل پر آپ اپنی رائے پر اصرار نہ کرتے بلکہ انشراح صدر کے ساتھ امام وقت کی رائے اور مشوروں کو ترجیح دیتے اور اسی میں برکت سمجھتے

۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ والد صاحب محترم نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مزید تعلیم کے متعلق مشورہ دینے کی درخواست کی آپ نے والد صاحب کی مالی حالت کے پیش نظر اس مشورہ کا اظہار فرمایا کہ کالج کی تعلیم دلانے کے بجائے بہتر ہے کہ عزیز کی زندگی کو کسی اور نہج پر کامیاب کیا جائے آپ نے اس رائے کے حق میں کچھ دلائل بھی دیئے لیکن جب والد صاحب نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خط جس میں حضور نے میرے متعلق کالج میں مزید تعلیم دلانے کا ارشاد فرمایا تھا پیش کیا تو آپ نے احتراماً اپنے مشورہ کا رخ فوراً بدل دیا اور مختلف کالجوں کے کوائف کا ذکر کرنے کے بعد رندھیر کالج کپورتھلہ کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں داخلہ لے لیا جائے چنانچہ خاکسار رندھیر کالج میں داخل ہو گیا۔ سیدی المحترم نے اس طریق سے اطاعت کا جو نمونہ دکھایا وہ ہمیشہ کے لئے ہمارے واسطے مشعل راہ ہے۔

۳

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے اخلاق میں یہ بات نمایاں تھی کہ آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں اور ماتحتوں کی دلجوئی اور قدر افزائی کا خاص طور پر خیال فرماتے تھے اور اپنے نہایت بلند مرتبہ کے باوجود سلسلہ کے چھوٹے سے چھوٹے کارکن سے انتہائی شفقت اور ذاتی دلچسپی سے پیش آتے تھے تقسیم ملک سے پہلے پنجاب اسمبلی کے حلقہ قادیان و تحصیل بٹالہ کے ووٹوں کی تیاری کے سلسلہ میں عملہ اور کا چارج آپ کے سپرد تھا آپ کے تحت مجھے کئی ماہ تک کام کرنے کا موقعہ ملا تقریباً دس گیارہ بجے رات روزانہ کارگزاری کی رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تھی اور آپ اس پر مناسب ہدایات صادر فرماتے تھے ایک دفعہ آپ نے مجھے اپنے گھر پر یاد فرمایا اور ایک رپورٹ پڑھنے کے لئے دی جو آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں الیکشن کی کارگزاری کے متعلق سندھ بھیج رہے تھے اس میں خاص طور پر میرے متعلق ذکر تھا کہ انہوں نے بہت محنت اور توجہ سے کام کیا ہے اور کام کی رفتار تسلی بخش ہے تقریباً دو ہفتہ کے بعد آپ نے مجھے پھر یاد فرمایا اور مذکورہ رپورٹ کا وہ پیرا دکھایا جو میرے متعلق تھا اس پر حضور اقدس نے جزاہ اللہ احسن الجزاء کے الفاظ تحریر فرمائے تھے آپ نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور خود بھی دعا فرمائی۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے ربوہ سے ایک دفعہ خاکسار کے نام قادیان خط لکھا جس میں قادیان کی زیارت اور واپسی کے متعلق شدید خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہم پہلے کی طرح پھر اکٹھے کام کریں۔ گو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر آپ کی اس خواہش کو پورا نہیں فرمایا لیکن اس محسن حقیقی کے حضور درخواست ہے کہ وہ ہمیں اس محسن عظیم کی ہدایات اور طریق کار کے مطابق صحیح طور پر خدمت دین کی توفیق دے اور ہماری زندگیوں کو اپنی رضا کے ماتحت گزارے آمین۔

آپ بے حد مصروف الاوقات تھے لیکن باوجود اس کے آپ ہم عاجز درویشان کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی پوری دلچسپی لیتے تھے کئی دفعہ خاکسار نے مضامین الفضل کے لئے آپ کی معرفت بھجوائے اور آپ نے پوری دلچسپی سے ان کی اصلاح کر کے ان کو اشاعت کے لئے بھجوایا ایک دفعہ میں نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بعض غیر مطبوعہ روایات اشاعت کے لئے آپ کی معرفت ارسال کیں۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ حالات کے تقاضا سے ان میں سے ایک روایت شائع کی جانی مناسب نہیں تاہم آپ نے یہ روایت حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ارشاد حاصل کرنے کے لئے بھجوائی اور حضور نے مناسب نوٹ کے ساتھ اس کو شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائی آپ اس ساری تفصیل سے خاکسار کو ساتھ ساتھ آگاہ فرماتے رہے اسی طرح ایک دفعہ خاکسار نے بعض سوالات آپ کی خدمت میں جواب کیلئے بھجوائے آپ نے ازراہ مہربانی اپنے جواب بذریعہ خط بھی ارسال فرمائے اور اخبار الفضل میں بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ افادہ عام کے لئے شائع فرما دیئے۔ الغرض آپ کی شفقت اور دلداری بارِیک در بارِیک طور پر اپنے خدام کے شامل حال تھی

۴

ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں جب آپ قادیان اور مضافات کے امیر تھے ایک دفعہ آپ نے ایک وفد کو جس میں صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ، جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ (حال سرگودہا) اور خاکسار بھی شامل تھے بریگیڈیئر صاحب کی ملاقات کے لئے بٹالہ بھجوایا۔ میٹنگ سے فارغ ہو کر ہم گورداسپور روانہ ہوئے راستہ میں دھاریوال سے ورے ہماری کار خراب ہو گئی اور سکھ ملٹری نے ہمیں باڑ مارنے کے لئے سڑک کے ایک طرف لائن میں کھڑا کر دیا سٹین گنیں ہماری چھاتیوں پر مسلط کی ہوئی تھیں موت و حیات کی اس کشمکش میں پندرہ بیس منٹ تک ہمیں کھڑا رکھا گیا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملٹری والوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔ واپسی پر جب حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا

"اگر ملٹری والے آپ لوگوں کو شوٹ کر دیتے تو آپ نے اپنے خیر الراحمین خدا کے حضور حاضر ہونا تھا جہاں خیر ہی خیر ہے ہاں یہ ضروری تھا کہ مرنے سے پہلے آپ کلمہ شہادت پڑھ لیتے۔"

آپ نے ان الفاظ میں نہ صرف ہماری تسلی اور تشفی فرمائی بلکہ حسن خاتمہ کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی بھی تلقین فرما دی۔ جو اب تک ہمارے لئے روحانی طور پر سرمایۂ حیات کا کام دے رہی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۵

گذشتہ سال حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب اور خاکسار کو شام کے کھانے پر مدعو فرمایا۔ اس دعوت میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سلمہ اللہ مولانا جلال الدین صاحب شمس اور قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی بھی مدعو تھے۔ کھانا پر تکلف تھا۔ آپ نے متبسم چہرہ سے فرمایا کہ میں نے گھر میں کہا تھا کہ درویشوں کی دعوت ہے لہذا سادگی کا خیال رکھا جائے لیکن گھر والوں نے کافی تکلف کر دیا ہے کھانے سے فارغ ہونے پر جب آپ ہاتھ دھونے کے لئے اٹھے تو خاکسار نے آفتابہ سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا چاہا لیکن آپ نے اصرار سے منع کیا اور فرمایا کہ "آپ تکلیف نہ کریں" خاکسار نے ہر چند عرض کیا کہ اس میں کچھ تکلیف نہیں بلکہ یہ عین سعادت ہے لیکن آپ نے آفتابہ اٹھا کر خود ہی ہاتھوں پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک اور دوست نے جو ربوہ سے گئے تھے آگے بڑھ کر بہ اصرار آفتابہ لے لیا اور آپ کے ہاتھ دھلوائے۔ آپ نے اکرام ضیف کا جو نمونہ پیش فرمایا وہ اسلام کی صحیح روح کو قائم کرنے والا ہے۔ اللھم نور مرقدہ وقدس سرہ العزیز

دعوت کے اس موقع پر آپ نے حضرت اقدس علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے مختلف گروپ فوٹو بھی جو آپ نے گھر کے ایک کمرہ میں لگائے ہوئے تھے خاص طور پر دکھائے اور ہر صحابی کے متعلق تفصیل نام بنام بیان فرمائی جو ہم سب کے لئے ازدیاد علم اور برکت کا باعث ہوئی

۶

مارچ ۱۹۵۴ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار بیمار ہو گیا

کی حالت میں پاکستان پہنچا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے پاکستانی بارڈر پر اس حقیر خادم کی سہولت کے لئے کار کا انتظام کیا ہوا تھا۔ نیز میو ہسپتال میں ماہر فن ڈاکٹر سے معائنہ کرانے کا بھی انتظام فرمایا ہوا تھا چنانچہ خاکسار چند دن لاہور میں توقف کرکے علاج کے متعلق مشورہ اور ادویہ حاصل کرکے ربوہ حاضر ہوا ایسے چھوٹے بھائی عزیز بشیر احمد سلمہ نے حضرت محترم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میری آمد کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ "وہ بیمار ہیں میں ۸ بجے صبح کے قریب گھر پر آ کر ان سے ملوں گا" خاکسار نے اس خیال سے کہ آنمحترم کو گھر پر آنے میں تکلیف ہوگی اور مجھے دفاتر تک جانا چنداں مشکل نہ تھا ۷ بجے آپ کے دفتر میں حاضر ہو گیا جب خاکسار نے دفتر کے دروازے پر پہنچ کر السلام علیکم عرض کیا اور اجازت چاہی تو آپ دفور محبت اور اشتیاق سے فوراً کرسی سے اٹھے (جوتا آپ نے اس وقت گرمی کی وجہ سے اتار کر پاؤں کے نیچے رکھا ہوا تھا) اور ننگے پاؤں دروازے کی طرف بڑھے اور نہایت مہربانی اور شفقت سے آپ نے مجھے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ میں نے اطلاع دی تھی کہ "میں خود گھر پر آ کر ملوں گا آپ نے بیماری کی حالت میں یہاں آنے کی کیوں تکلیف کی ہے"! خاکسار نے عرض کیا کہ گھر قریب ہی ہے اور مجھے یہاں پہنچنے میں کوئی خاص تکلیف بھی نہیں ہوئی لہذا آنمحترم کی تکلیف کے پیش نظر خود ہی حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے ڈاکٹری علاج اور مشورہ کے متعلق پوری دلچسپی سے تفصیلات دریافت فرمائیں خاکسار آپ کے اس محسنانہ سلوک اور بے تکلف انداز سے بہت متاثر ہوا اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی اولاد پر بے شمار رحمتیں تا ابد نازل فرماتا رہے آمین

۷

سیدی حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ آپ اپنے ملنے والے ہر شخص کی ذات اور اس کے خاندان کے متعلق گہری دلچسپی لیتے اور تفصیلی حالات دریافت کرکے مفید مشورے دیتے خاکسار راقم جب کبھی بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا گھر پر یا دفتر و مسجد میں آپ گھر کے افراد کی نام بنام خیریت دریافت فرماتے اور رخصت کے وقت والد محترم حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو خاص طور پر سلام پہنچانے اور دعا کی درخواست کرنے کے لئے فرماتے امسال ماہ مئی میں میرے ماموں حکیم محمد اسمٰعیل صاحب نے ذیابیطس کی بیماری کے لئے آپ کی خدمت میں ایک دوائی پیش کی۔ آنمحترم اس کے بعد ملاقات کے وقت کئی دفعہ ماموں صاحب کا ذکر اور ان کے تجویز کردہ نسخہ کے مفید ہونے پر خوشی کا اظہار فرماتے رہے اور ساتھ ہی میرے نانا مرحوم حضرت مولوی جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ (جو حضرت اقدس علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے اور ۱۹۰۲ء میں وفات پا چکے ہیں) کا بھی بار بار ذکر خیر فرماتے۔

دو سال قبل کی بات ہے کہ آنمحترم رضی اللہ عنہ نے مجھے قادیان خط لکھا کہ آپ کی والدہ صاحبہ آپ کے بچے عزیز امتیاز احمد کے بیٹے کے لئے آئی تھیں عزیز کی صحت گزشتہ سال کی نسبت بہتر مگر دبلی نظر آتی ہے آپ کے الطاف کریمانہ کا اسی بات سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک دفعہ مکرم امیر صاحب قادیان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ قربانی کا ایک بکرا برکات احمد کے ذریعہ ذبح اور تقسیم کرایا جائے یہ قربانی میری والدہ کی طرف سے تھی آپ نے ازراہ شفقت اس کو میرے ذریعہ ذبح اور تقسیم کرانے کا ارشاد فرمایا۔ الغرض آپ کے مناقب جلیلہ میں یہ بات نمایاں طور پر پائی جاتی تھی کہ آپ احباب کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں دلچسپی لیتے اور آپ کے فیض عمیم سے کوئی بات باہر نہ رہتی تھی۔ درویشان قادیان پر جو عظیم احسانات آپ نے فرمائے ہیں وہ یقیناً بے شمار اور انگنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احسانات کا آپ کو زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے آمین۔

۸

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کا دروازہ ہر ملاقاتی کے لئے کھلا رہتا تھا اور آپ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے اور بیماری اور سخت مصروفیت میں بھی آپ حتے الوسع کسی کو بھی ملاقات اور مشورہ سے محروم نہ فرماتے تھے۔ قادیان میں ایک دفعہ خاکسار آپ سے مشورہ کرنے کے لئے آپ کے مکان پر حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنے مکان کے دروازے پر ایک دیہاتی سکھ سے باتیں کر رہے تھے، بوجہ شدید سر درد کے آپ نے سر پر رومال باندھا ہوا تھا وہ سکھ دیہاتی طریقہ پر اپنے مویشیوں اور کھیتی باڑی کے متعلق بے ضرورت طویل باتیں کر رہا تھا لیکن آپ باوجود علالت طبع کے اس کی باتیں سن رہے تھے اور ان میں دلچسپی کا اظہار فرما رہے تھے تقریباً آدھ گھنٹہ تک وہ اپنی باتوں کا تکرار کرتا رہا لیکن آپ کے چہرہ پر ملال کے آثار پیدا نہ ہوئے۔ آپ کے یہ اخلاق کریمانہ ہی تھے جو ایک بڑی حد تک آپ کو تمام معاشرہ میں محبوب بنانے کا موجب ہوئے۔

۹

امسال ماہ جون میں جب خاکسار ربوہ سے واپس قادیان جانے لگا تو اس وقت حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت بہت علیل تھی اور ڈاکٹری مشورہ سے ملاقاتیں بند تھیں خاکسار واپس جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے آپ کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ اور رقعہ لکھ کر خادم کے ذریعہ اندر بھجوایا جس میں یہ تحریر تھا کہ میں کل صبح واپس قادیان جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور اس کے لئے اجازت اور دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ آپ نے ازراہ نوازش اندر بلا لیا اس وقت آپ صاحب فراش تھے آپ کو بلڈ پریشر اور انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے بہت تکلیف تھی اس کے باوجود آنمحترم نے مختلف باتیں دریافت فرمائیں اور خاکسار کو رخصت فرمایا۔ آہ اس وقت کیا معلوم تھا کہ اس محسن ہستی سے اس حقیر خادم کی آخری ملاقات ہے۔

آپ مجسمہ رحمت شفقت اور وفا تھے آپ سے مل کر دل کو بڑی راحت اور سکون حاصل ہوتا تھا اور روحانیت کا چشمہ ابل پڑتا تھا۔ بے شک دن اور رات کے چکر پہلے کی طرح ہی چلیں گے لیکن وہ نہایت محبوب ہستی اب نہ ملے گی۔

جس سے آتی تھی شعاع امید کی آلام میں
چھپ گئی آخر وہ شمع کیسوئے ایام میں

خاکسار
برکات احمد راجیکی۔ بی اے واقف زندگی۔ قادیان
حال ربوہ

رہتی دنیا تک تحریک دعا کا ذریعہ

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے چندہ دینے والے مخلصین کے اسماء حسب ذیل ترتیب سے بغرض تحریک دعا کندہ کئے جائیں گے اس لوح کی سر فہرست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام ہوگا کیونکہ آپ نے تعمیر دفتر کے چندہ کی تحریک فرماتے ہوئے خود ایک ہزار روپے کے وعدہ سے اس کا آغاز فرمایا تھا۔

(۱) ایک ہزار یا زیادہ روپے دینے والے احباب
(۲) پانچ صد یا زیادہ " "
(۳) ایک صد یا زیادہ " "

صاحب حیثیت احباب نہ صرف اپنے ناموں کو اس مستقل دعائیہ فہرست میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں بلکہ اپنے مرحوم بزرگان کو ایصال ثواب کی خاطر ان کی طرف سے بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں

(خاکسار مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر سہ بارہ شائع ہو رہا ہے

جناب مودودی صاحب کے رسالہ "ختم نبوت" کا مکمل جواب

گزشتہ سال الفرقان کا ایک معرکۃ الآراء خاص نمبر مودودی صاحب کے رسالہ کے جواب میں شائع ہوا تھا۔ جسے بہت پسند کیا گیا تھا۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے بھی اسے شائع کیا تھا۔ اب احباب کے تقاضا پر اسے کتابی سائز میں تیسری مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ چاٹگام سے ایک دوست نے سو کتابوں کا آرڈر دیا ہے۔ یہ ایک جامع کتاب ہوگی جو دوست تقسیم کے لئے یہ عمدہ کتاب خریدنا چاہیں وہ جلد مطلع فرما دیں کیونکہ اس مرتبہ اسے محدود تعداد میں شائع کیا جائے گا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

درخواست

۱۔ جناب ایم۔ ایس طاہر۔ پروپرائٹر ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چاٹگام مشرقی پاکستان کی اہلیہ محترمہ منیجہ بیگم عرصہ پانچ ہفتہ سے متواتر سخت بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چندہ ادا کرنے کا ایک مخلصانہ طریق

ضلع لائلپور کی جماعتوں میں دورہ کرتے ہوئے ہمارے ایک انسپکٹر صاحب ایک نیک خاتون کے قابل قدر جذبات اور چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا نیک نمونہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

"اس نیک خاتون نے کہا بہت اچھا اللہ تعالیٰ نے ایک اور راستہ میرے لئے ترقی کا کھول دیا ہے۔ مالی حالت ان دنوں بعض خرچ اخراجات کی وجہ سے کچھ کمزور تھی۔ تو اس نے کہا جہاں میں اپنے لئے قرض اٹھاتی ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ اٹھاؤں گی؟

لہٰذا اس نے کہیں سے قرض اٹھا کر تمام چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔"

اب جبکہ سال رواں ختم ہو رہا ہے تو ایفاء عہد کا تقاضا ہے کہ ہر بقایا دار دوست اپنا چندہ ادا کرنے کا ویسا ہی نمونہ دکھائے جیسا کہ مذکورہ بالا خاتون نے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص بہن کو اجر عظیم سے نوازے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال ثانی)

سب سے پہلا وظیفہ تعمیر مسجد کیلئے

احمد نگر کے ایک طالب علم عزیز محمود احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن ڈھیکیدار محمد حنیف صاحب لکھتے ہیں:-

"میں نے ۱۹۶۲ء میں میٹرک کا امتحان خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے نمبروں پر پاس کیا۔ اور وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ پہلا وظیفہ مساجد بیرون کے لئے دوں گا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اب توفیق دی ہے اور میں پندرہ روپے برائے مساجد ممالک بیرون دے رہا ہوں"۔

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز محمود احمد کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ہمیشہ اسکو اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر طلباء اور طالبات بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ٹی-آئی کالج سائنس سوسائٹی کا انتخاب

مورخہ ۱۰ اکتوبر تعلیم الاسلام کالج کی سوسائٹی عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جس میں ۶۳-۱۹۶۴ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ	:	عبدالسبحان عادل بی ایس سی تھرڈ ایئر آنرز
سیکرٹری	:	عبدالغفور احسان بی۔ ایس سی فسٹ ایئر
جائنٹ سیکرٹری	:	سرفراز احمد بارھویں کلاس
کلاس کے نمائندگان	:	ایم۔ ایم گلزار سیکنڈ ایئر
		صفی اللہ فسٹ ایئر
		منور احمد بارھویں کلاس XII
		ایس ایم مبشر گیارھویں کلاس XI

(پریذیڈنٹ سائنس سوسائٹی ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کو مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو اپنڈس کا شدید درد ہوا۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کی خاص توجہ اور علاج سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرض سے کامل صحت عطا فرماتے۔ آمین۔ (عبدالعزیز محتسب نظارت امور عامہ ربوہ)

۲۔ محمد علی صاحب کے بھائی رمضان (احمد علی صاحب) اور بیٹی (سعیدہ بیگم) موٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور آجکل ننکانہ صاحب کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں ہر دو کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ماسٹر غلام محمد سیکرٹری امور عامہ ننکانہ صاحب)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲:-

ہر شخص جو انسانی فطرت کا راز داں ہے اس سوال کا جواب صرف نفی میں دے گا کیونکہ دنیا میں ایسے پاک نفسوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے جو نیکی کو محض نیکی سمجھ کر اختیار کرتے ہیں اور بدی کو صرف اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ اس کا بد ہونا انہیں معلوم ہو چکا ہے

لیکن اگر یہی سوال اس صورت میں کیا جائے جب کہ وہ معلم محض اخلاقی واعظ ہی نہیں بلکہ حاکم اور صاحب امر بھی ہو اور ملک میں ایک باضابطہ حکومت قائم کرے جس کی قوت سے وہ تمام برائیاں یک لخت دور ہو جائیں جو حیوانی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں تو یقیناً یہ نفی اثبات سے بدل جائے گی اور ہر شخص اس اصلاحی تعلیم کی کامیابی کا فتوے لگا دے گا

اسلام کی اشاعت کا بھی تقریباً یہی حال ہے اگر اسلام صرف چند عقائد کا مجموعہ ہوتا اور اللہ کو ایک کہنے رسالت کو برحق ماننے یوم آخر اور ملائکہ پر ایمان لانے کے سوا انسان سے وہ کوئی اور مطالبہ نہ کرتا تو شاید شیطانی طاقتوں سے اس کو کچھ زیادہ جھگڑنے کی نوبت نہ آتی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ صرف ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک قانون بھی ہے ایسا قانون جو انسان کی عملی زندگی کو اوامر و نواہی کی بندشوں میں کسنا چاہتا ہے اس لئے اس کا کام صرف پند و موعظت ہی سے نہیں چل سکتا بلکہ اسے نوک زبان کے ساتھ نوک سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

میں نے یہ طویل حوالہ اس لئے دیا ہے تاکہ مودودی صاحب کے پورے استدلال کا حلیہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ یہ منطقی استدلال عین اس اصول کے خلاف ہے جو خود قرآن کریم نے اپنے آغاز ہی میں پیش کیا ہے مودودی صاحب دراصل لادینی تحریکوں مثلاً اشتراکیت اور فاشزم کے ڈھنگ پر اسلام کو بھی لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ وقت نے بتا دیا ہے کہ یہ جبری تحریکیں ناکام ہو چکی ہیں مگر مودودی صاحب اپنی ضد پر قائم رہنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں شروع ہی میں فرماتا ہے

ذٰلک الکتٰب لاریب
فیہ ھدًی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ....

الی آخرہ۔

یعنی یہ کتاب ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو متقی ہیں جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تم پر (اے مخاطب) اتارا گیا ہے اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا ہے اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے متقین کے لئے ہدایت کا اعلان کیا ہے شاید مودودی صاحب کے خیال میں متقین کا مطلب وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ تلوار سے ڈرتے ہیں حالانکہ تلوار کا یہاں کوئی ذکر اذکار نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جیسا ہم نے ابھی ابھی کہا ہے یہ لوگ اسلام کو بھی لادینی تحریک سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا دین نہیں سمجھتے اس لئے وہ اسلام کے فروغ کو بھی انہی تحریکوں کے فروغ کی طرح تلوار کا پابند سمجھتے ہیں۔ آج اسلام کو جو نقصان پہنچ رہا ہے وہ فیج اعوج کے اسی خیال سے پہنچا ہے کہ ان لوگوں نے اسلام کو ایمان بالسیف اور قتل مرتد ایسے غیر اسلامی اصولوں کو اسلام پر ٹھونس رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون۔

کو پس پشت ڈال دیا ہے اور مجددین کی بعثت کو بھی محض تکوینی سمجھ کر ان کی پیروی کی بجائے اپنی ناقص اور محدود عقلی اور دنیوی تحریکوں کے اصولوں پر بھروسہ کر رکھا ہے۔

(باقی)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲۵ راکتوبر ——— بروز جمعہ

روزانہ صبح نماز فجر ہال میں ہوگی اور اس کے بعد قرآن مجید کا درس ہوگا۔ اور اس کے بعد ناشتہ

وقت	پروگرام
۸ تا ۸-۳۰	دعا۔ تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ عہد نامہ
۸-۳۰ تا ۹-۱۵	صدر لجنہ مرکزیہ کا خطاب
۹-۱۵ تا ۱۱-۰۰	تقریری مقابلہ معیار اول موضوع (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین (۲) امت محمدیہ میں سلسلہ وحی ونبوت۔ وقت فی تقریر دس منٹ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۰	نظم
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۴۵	مختصر رپورٹ لجنہ اماء اللہ شعبہ جات کی سیکرٹری۔ ہر سیکرٹری مختصر طور پر رپورٹ پیش کریں گی۔

وقفہ برائے کھانا و نماز جمعہ

وقت	پروگرام
۳-۰۰ تا ۳-۲۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۳-۲۰ تا ۳-۴۵	درس حدیث
۳-۴۵ تا ۴-۱۵	تقریری مقابلہ معیار دوم وقت فی تقریر سات منٹ۔ موضوع (۱) دنیا و آخرت میں کامیابی کا واحد ذریعہ اتباع رسول ہے (۲) بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن
۴-۱۵ تا ۴-۲۵	نظم
۴-۲۵ تا ۵-۳۰	(1) the role of Promised Messiah in Islam. (2) Ahmadiyyat is the True Islam.

مغرب و نماز عشاء ——— کھانا

۸ بجے مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں صرف نمائندگان شمولیت کریں گی

نوٹ:۔ جمعہ کی نماز کے بعد نمائندگان کی ملاقات حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کروائی جائے گی۔

۲۶ اکتوبر ——— بروز ہفتہ

وقت	پروگرام
۸-۰۰ تا ۸-۳۰	تلاوت قرآن و نظم اور دعا
۸-۳۰ تا ۹-۰۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۹-۰۰ تا ۱۰-۴۵	تقریری مقابلہ معیار سوم۔ موضوع۔ آج ہمارا جہاد تلوار کا نہیں قلم کا ہے (۲) شان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم وقت پانچ سے سات منٹ تک
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰	عام دینی معلومات کا پرچہ ہر ممبر کے لئے حل کرنا لازمی ہوگا
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰	مقابلہ حفظ قرآن، چہل حدیث و اشعار قصیدہ پر بھی مشتمل ہوگا قرآن مجید حفظ کا زبانی امتحان ہوگا۔

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۳-۰۰ تا ۳-۳۰	تلاوت قرآن و نظم
۳-۳۰ تا ۴-۳۰	نمائندگان کا خطاب
۴-۳۰ تا ۵-۰۰	تقسیم انعامات
۵-۰۰ تا ۵-۳۰	الوداعی خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نماز عشاء کے بعد ہال ہی میں نمائندگان کے لئے ایک تقریر کا انتظام ہوگا

۲۷ راکتوبر بروز اتوار۔ ساداپروگرام ناصرات الاحمدیہ

۸ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک کھیلوں کا مقابلہ

بڑا گروپ:۔ (۱) پیغام رسانی
(۲) تین ٹانگوں کی دوڑ
(۳) جھنڈا جنگ

چھوٹا گروپ:۔ (۱) سیدھی دوڑ
(۲) پیغام رسانی
(۳) جھنڈا جنگ

وقت	پروگرام
ساڑھے آٹھ سے نو بجے تک	دعا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم
نو سے ساڑھے نو تک	تقریر حضرت محترمہ ام متین صاحبہ
ساڑھے نو سے گیارہ بجے تک	بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ۔ ہر تقریر کا وقت پانچ منٹ ہوگا (۱) ہمارا خدا تعالےٰ سے عہد (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ (۳) احمدیت کی ترقی کا راز خلافت سے وابستگی
گیارہ بجے سے بارہ بجے تک	بڑے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ (آخری پانچ سپارے)
بارہ سے ساڑھے بارہ تک	نظموں کا مقابلہ

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲½ سے تین بجے تک	تلاوت کلام پاک و نظم
تین سے چار تک	چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ (۱) انفاق کی برکت (۲) فرمانبرداری (۳) والدین کے حقوق
چار سے پانچ بجے تک	چھوٹے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ (پہلے پانچ سپارے)
پانچ سے ساڑھے پانچ تک۔	بیت بازی کلام محمود۔ درثمین اور در عدن سے اشعار پڑھے جائیں گے۔

نوٹ:۔ ناصرات کا پروگرام آخری دن بروز اتوار اس لئے رکھا گیا ہے۔ تا قریب کی لجنات کی لڑکیاں اتوار کی چھٹی میں ایک روز قبل آسکیں۔ اسی طرح لجنہ کی ممبرات دو دن کے پروگرام کے بعد اگر واپس جانا چاہیں تو وہ جا سکیں گی۔ تمام لجنات اپنی نمائندگان اور ناصرات کی تعداد سے فوری اطلاع دیں تاکہ رہائش کا انتظام کیا جا سکے بستر و کپڑے موسم کے مطابق ہمراہ لائیں۔ نیز دفتر میں پہنچتے ہی تمام نمائندگان اور ناصرات اپنے نام و مقام نوٹ کروائیں۔

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۴/ ۱۰ بروز اتوار مکرم میاں احمد الدین صاحب زرگر احمدی آف کالا گجراں ضلع جہلم کے صاحبزادے اعجاز احمد صاحب کی برات بذریعہ بس میرپور گئی۔ اسی دن دوپہر کو مکرم مرزا محمد لطیف صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ جہلم نے عزیز اعجاز احمد کا نکاح عزیزہ منصورہ بیگم دختر جمعدار عبد المالک صاحب کے ساتھ پانچ سو روپے حق مہر پر اعلان فرمایا۔

برات شام کو اسی دن واپس کالا گجراں آگئی۔ دوسرے دن ۲۵/ ۱۰ کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ محمود آباد اور جہلم کے احباب بھی شامل ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ خاندان و سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین
(خاکسار عبد العزیز احمدی سکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم)

درخواست دُعا

میرے شوہر چوہدری بشیر احمد صاحب اے۔ ایل۔ آر۔ او محلہ دارالصدر ربوہ میں مکان کی تعمیر شروع کر رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکان بخیر و خوبی تکمیل پائے اور ہم سب کے لئے بابرکت ہو۔ آمین
(فہمیدہ بیگم)

نوٹ:۔ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ نے تین ماہ کے لئے ایک مستحق کے نام روزنامہ الفضل جاری کروایا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

محترم میاں مولا بخش صاحب والد ماسٹر اللہ داد صاحب مورخہ ۲ راکتوبر ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئے ہیں۔ نیز محترمہ اقبال بیگم صاحبہ خوشدامن مولوی محمد شفیع صاحب مورخہ ۳ راکتوبر کو رحلت کر گئی ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر غلام محمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وہی وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۱۶۱ میں بشیرہ طاہرہ بنت شیخ محمد لطیف مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۲/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد زیورات نکلس ۳ تولہ کانٹے ایک تولہ انگوٹھی ½ تولہ کل وزن ½ ۴ تولہ قیمتی -/۵۰۰ روپیہ جائیداد غیر منقولہ جو ورثہ میں ملی ہے قیمتی ½ ۲ ہزار اس کے علاوہ ½ ۱ کنال زمین واقع دارالیمن قیمت تقریباً ایک ہزار صرف مذکورہ بالا جائیداد جو کہ چار ہزار روپیہ مالیت کی ہے کے ⅒ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری کوئی آمد نہیں میں نے اپنے خاوند سے خلع لیا ہوا ہے اس لئے مہر وصول نہیں کیا میرا گزارہ میرے بھائیوں کے ذمہ ہے وہی مجھے روٹی کپڑا دیتے ہیں الامتہ بشیرہ طاہرہ۔ گواہ شد عبدالعزیز صدر دارالصدر غربی گواہ شد عزیز احمد محرر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۷۱۶۲ میں نواب بی بی بیوہ چوہدری محمد دیوان صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۵ انی ڈی اے لیہ ڈاک خانہ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں خاوند میرا فوت ہو چکا ہے میں اس کی زندگی میں مہر معاف کر چکی تھی جو -/۳۲۱ روپے تھا اس وقت میرے بیٹے بفضل خدا تعالیٰ حیات ہیں ان کی طرف سے مجھے ½ ۲ سو روپے سالانہ برائے اخراجات ملتے ہیں میں اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات پر میری جو بھی جائیداد ثابت ہو اس پر بھی ⅒ حصہ کی وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ نواب بی بی۔ گواہ شد ہدایت اللہ بھٹی، گواہ شد محمد شفیع ملح بہادل نگر!

مسل نمبر ۱۷۱۶۳ میں اللہ رکھی المعروف بھاگو زوجہ چوہدری احمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک نمبر ۵۴ ڈاک خانہ چک نمبر ۵۴ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۸/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مہر -/۳۲ روپے ہے جو کہ

میں وصول کر چکی ہوں زیور طلائی ۲ تولے مالیت -/۲۶۰ روپے کل میزان ۲۹۲ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ⅒ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری آمد کا کوئی ذریعہ نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامتہ نشان انگوٹھا موصیہ گواہ شد محمد حنیف دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۷۱۶۴ میں عبدالمالک ولد میاں محمد امیر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۹/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی!

العبد عبدالمالک کلیار ٹاؤن سرگودہا۔ گواہ شد اعجاز احمد چوہدری سرگودہا۔ گواہ شد محمد حنیف موصی ۱۶۶۶۱ سرگودہا

نمبر ۱۷۱۶۵ میں عبدالغفار ولد حشمت علی قوم ارائیں پیشہ جابت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اوپانہ ڈاک خانہ پکا سدھار ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں میں نے جابت کا کام شروع کیا ہے جس سے مجھے -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائیداد ادا کر دوں تو وہ ⅒ حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد عبدالغفار گواہ شد حاجی غلام احمد ایڈوکیٹ پاک پتن گواہ شد عبدالرحمٰن [illegible]

نمبر ۱۷۱۶۷ میں مریم بیگم زوجہ چوہدری محمد حنیف قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۰/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت ۵ مرلہ زمین واقع محلہ دارالیمن ہے جو مجھے میرے بھائی قاضی غلام نبی صاحب نے بطور عطیہ دی ہے میں نے اس پر ایک پختہ کمرہ تعمیر کیا ہوا ہے قیمت زمین ۵ مرلہ -/۱۸۷ پختہ کمرہ -/۱۰۰۰ روپے زیور طلائی کانٹے وزن ۱ تولہ انگوٹھی طلائی وزن ۳ ماشہ مبلغ -/۱۶۸ روپے حق مہر -/۳۰۰ روپے کل میزان -/۱۶۵۶ روپے۔ میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی مزید آمد یا جائیداد نہیں میں اس جائیداد مندرجہ بالا کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامتہ مریم بیگم، گواہ شد صحابی دین۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

نمبر ۱۷۱۶۸ میں زیب النساء زوجہ شیخ بشارت احمد قوم پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی منڈی بہاؤالدین ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۱/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے گلوبند طلائی ۴ تولے چوڑیاں ۱۰ تولے ٹکہ ۳ تولے کانٹے ۲ تولے لاکٹ ۲ تولے کل میزان ۲۱ تولے جس کی قیمت آج کل کے بھاؤ سے -/۲۷۰۰ روپے ہے ایک ہزار روپیہ حق مہر جو میرے پاس موجود ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد یا آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ زیب النساء صدر لجنہ منڈی بہاؤالدین۔ گواہ شد عبدالعزیز ڈسکوی شاہد مربی سلسلہ گواہ شد بشارت احمد خاوند موصیہ - ۲۱/۱۲/۶۲ -

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۱۷ اکتوبر۔ قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر مسٹر مسیح الرحمٰن نے کہا ہے کہ بھارت نے اگر پاکستان پر حملہ کیا تو چین خاموش تماشائی بن کر نہیں بیٹھا رہے گا۔ پاکستان پر بھارتی حملہ چین کے لئے سخت تشویش کا باعث ہوگا۔ مسٹر مسیح الرحمٰن نے بتایا کہ چینی لیڈروں اور عوام کے دلوں میں پاکستان کے لئے خیر سگالی کا بے پناہ جذبہ موجود ہے۔

مسٹر مسیح الرحمٰن چین کے دورے سے کل واپس آئے ہیں۔ آپ اس پاکستانی وفد میں شامل تھے جو چین کی یوم آزادی کی تقاریب میں شرکت کرنے کی غرض سے پیکنگ گیا تھا آپ نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن سے ایک ملاقات میں بتایا کہ چین نے کشمیر کو بھارت کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا آپ نے کہا "بھارت جس زمانے میں چین کا گرا دوست تھا۔ اس دوران میں بھارت نے کشمیر کے متعلق اپنی پالیسی کے بارے میں چین کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن چین نے بھارتی دباؤ کے باوجود کشمیر کے بارے میں بھارت کی پالیسی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

● لندن ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ انہوں نے واشنگٹن میں صدر کینیڈی مسٹر ڈین رسک اور امریکہ کے دوسرے ارباب اختیار سے جو تبادلہ خیال کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اب امریکی لیڈروں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ مغربی ملکوں کی طرف سے بھارت کو ملنے والی اسلحہ کی لاتعداد کھیپوں نے برصغیر میں قوت کا توازن جس بری طرح سے بگاڑا ہے اس کے بارے میں پاکستان کے اندیشے بے بنیاد نہیں۔ مسٹر بھٹو کل رات واشنگٹن سے لندن پہنچکر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ وہ لندن میں پانچ دن قیام کریں گے تاکہ مسٹر بٹلر قائم مقام وزیر اعظم اور دوسرے وزیروں سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔

● قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر ایس کے دہلوی سفیر پاکستان متعین متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا مقبوضہ کشمیر کو بھارت یونین میں ضم کرنے کا بھارتی فیصلہ یکطرفہ ہے اور پاکستان کبھی اس فیصلے سے متفق نہیں ہوگا۔ آپ نے بھارت کے اس فیصلے کو خلاف قانون ناجائز نامناسب اور بھارت کے ان وعدوں کے منافی قرار دیا جو کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسٹر دہلوی نے کہا کہ بھارتی لیڈروں کے علاوہ مغربی ملکوں سے بھی وسیع پیمانے پر اسلحہ لے رہے ہیں۔ ظاہر تو یہ کیا جا رہا ہے کہ یہ اسلحہ چین سے لڑنے کے لئے حاصل کیا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور۔ یہ اسلحہ چین کے خلاف لڑنے کے لئے حاصل نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ اس لئے حاصل کیا جا رہا ہے کہ بھارت کے چھوٹے ہمسائے مناسب طور پر پاکستان کو ڈرا دھمکا کر سامراجی مقاصد حاصل کئے جائیں۔ مسٹر دہلوی نے کہا۔ بھارت نے غیر جانبداری اور عدم تشدد کی پالیسی بھی ترک کر دی ہے۔ آپ نے کہا بھارت گوا جونا گڑھ کشمیر اور حیدر آباد کو جارحانہ اقدام کے ذریعے بھارت میں شامل کر چکا ہے۔ آپ نے کہا امن امن کی رٹ لگانے والا بھارت پرلے درجے کا سامراجی ملک ہے

● رباط ۱۷ اکتوبر۔ مراکش کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ الجزائری طیاروں نے عودزلو اور عودعائر پر بمباری کی ہے۔ یہ دونوں مقامات مبوذنیب نامی مراکشی سرحدی گیریزن کے قریب واقع ہیں۔ ابھی تک نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی اس سے پیشتر مراکش کے سرکاری اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ الجزائری فوج کی امداد کیلئے ایسے طیارے مراکشی فوج پر بمباری کر رہے ہیں۔

● ۔ لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر بی اے قریشی نے آج یہاں مسٹر ایم ایچ صوفی سے چیف سیٹلمنٹ و ری ہیبلیٹیشن کمشنر کے عہدہ کا چارج لے لیا آپ اس سے پہلے بہاولپور ڈویژن کے کمشنر تھے مسٹر صوفی دو ماہ کی رخصت پر چلے گئے ہیں جس کے اختتام پر وہ امپیریل ڈیفنس کالج لندن میں ایک سال کے کورس میں شرکت کریں گے

● ۔ فرینکفورٹ ۱۷ اکتوبر۔ ماہرین طبقات الارض نے فرینکفورٹ کے نزدیک زمانہ قبل از تاریخ کے رینگنے والے عظیم الجثہ جانوروں کے پاؤں کے نشانات دریافت کئے ہیں یہ نشانات بیس کروڑ سال پرانے ہیں بتایا گیا ہے یہ جانور ہاتھی سے بھی زیادہ اونچے تھے۔ ان کا تعلق زمانہ قبل تاریخ سے ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس میدان میں گزشتہ چالیس سال کے دوران یہ سب سے اہم دریافت ہے۔

● ۔ نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ ایک اطلاع کے مطابق گزشتہ روز بمبئی میں ایک ادھیڑ عمر سائیکل سوار گردن پر پتنگ کی ڈور پھر جانے سے ہلاک ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین کم سن لڑکے میرین ڈرائیو کے علاقہ میں پتنگ اڑا رہے تھے کہ ایک سائیکل سوار ادھر سے گزرا پتنگ کی ڈور اس کی گردن پر پھر گئی جس سے اس کا گلا کٹ گیا اسے فوراً ہسپتال پہنچایا گیا مگر ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود خون بہنا بند نہ ہوا اور مجروح نے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ پولیس نے پتنگ اڑانے والے بچوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

تہران ۱۷ اکتوبر۔ صدر ڈیگال پیرس سے تہران پہنچے۔ وہ شاہ ایران کی دعوت پر آئے ہیں اور پانچ دن ایران میں گزاریں گے ہوائی اڈے پر شاہ ایران اور اعلیٰ افسروں نے صدر فرانس کا استقبال کیا۔

● ۔ نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ امریکہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے خصوصی فنڈ اور فنی امداد کے پروگرام کے لئے آئندہ سال چھ کروڑ ڈالر دے گا۔ امریکی نمائندہ مسٹر ایڈلائی سٹیونسن نے گزشتہ رات اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہا امریکہ سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی اقوام متحدہ کو چھ کروڑ ڈالر دیگا تاہم حکومت کو امریکی کانگرس سے اس رقم کی منظوری حاصل کرنا ہوگی۔

● ۔ ہلسنکی (فن لینڈ) ۱۷ اکتوبر۔ فن لینڈ کے لئے پاکستان کے نامزد سفیر جنرل واحد علی برکی ہلسنکی پہنچ گئے وہ جمعہ کو صدر فن لینڈ کو اپنا اعتماد نامہ پیش کر دیں گے جنرل برکی ڈنمارک سویڈن اور ناروے میں بھی پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے کام کریں گے۔

● ۔ ۱۷ اکتوبر۔ کمشنر کراچی ڈویژن نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مغربی پاکستان میں پٹ سن کا پہلا کارخانہ کوٹڑی میں قائم کیا جا رہا ہے یہ کارخانہ اگلے ماہ کام شروع کر دے گا یہ کارخانہ نجی شعبے میں قائم کیا جا رہا ہے اس میں روزانہ دس ٹن پٹ سن کی کھپت ہوا کرے گی اور بوریاں ٹاٹ بنا کرے گا اس کارخانے کی وجہ سے غلام محمد بیراج کے علاقے کے ان زمینداروں کی حوصلہ افزائی ہوگی جو پٹ سن کی کاشت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کراچی کے قریب پیٹرو کیمیکل کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے زمین حاصل کر لی گئی ہے اس کارخانے پر آٹھ کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ ہوگا کارخانہ دو سال تک مکمل ہوگا اس کارخانے میں تیل صاف کرنے والے کارخانے کا فضلہ استعمال کیا جائے گا جس سے مصنوعی ریشے اور بعض دوسری اشیا تیار کی جائیں گی۔

● ۔ واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ محکمہ خارجہ نے الجزائر کے ریڈیو کے اس نشریہ کی تردید کی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ امریکہ نے مراکشی فوجوں کو مراکش اور الجزائر کی سرحد پر پہنچانے میں مدد دی ہے جہاں لڑائی ہو رہی ہے محکمہ خارجہ کے حکام نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے مراکش نے امریکہ سے درخواست کی تھی کہ مراکشی فوجوں کو نقل و حمل کے سلسلہ میں مدد بہم پہنچائی جائے درخواست میں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ یہ مدد کس مقصد کے لئے درکار ہے۔ حکام نے بتایا کہ مراکش کی یہ درخواست فوری طور پر مسترد کر دی گئی تھی۔

● ۔ نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ برطانیہ اور بھارت نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق برطانیہ بھارت کے تیسرے پنج سالہ منصوبہ کی تکمیل کے لئے پانچ کروڑ تیس لاکھ روپیہ قرض دے گا یہ قرضہ پچیس سال میں واجب الادا ہوگا۔ اس پر ساڑھے تین فی صد شرح سے سود ادا کرنا پڑے گا۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ انتخابات

مورخہ ۱۵ اکتوبر کو کالج ہال میں کالج یونین کے انتخابات ہوئے مندرجہ ذیل عہدیدار سال رواں کے لئے منتخب ہوئے،

سٹوڈنٹس پریذیڈنٹ	عبدالرشید شریف
سیکرٹری	صاحبزادہ جمیل لطیف
جائنٹ سیکرٹری	عبدالشکور بھٹی
اسسٹنٹ سیکرٹری	منیر احمد باجوہ

(مرزا انس احمد انچارج یونین)

درخواست دعا

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا چھوٹا بچہ عزیز شاہد احمد بعارضہ نمونیہ بہت بیمار ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴